REGD. No: L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

بروز پنجشنبہ فی پرچہ ایک آنہ (سابقہ) ۱۰ نئے پیسے

۷ جمادی الثانی ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۰/۱۵ | ۱۶ نبوت ۱۳۴۰ھش | ۱۶ نومبر ۱۹۶۱ء | نمبر ۲۶۵


# سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۵ نومبر ۱۹۶۱ء بوقت ۸½ بجے صبح

حضور کی طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ البتہ ہلکی کھانسی ابھی ہے۔

احباب جماعت خاص طور پر التزام کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں تا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد شفائے کامل عطا فرمائے اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

# کانگو کے سابق وزیر اعظم لومبا کو صدر کا ٹنگا کی موجودگی میں قتل کیا گیا تھا

## کاساووبو کو بھی بری قرار نہیں دیا جاسکتا۔ اقوام متحدہ کے تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ

اقوام متحدہ (نیویارک) ۱۵ نومبر۔ کانگو کے سابق وزیر اعظم مسٹر لومبا کے قتل کی تحقیقات کرنے کے لئے اقوام متحدہ نے جو کمیشن مقرر کیا تھا اس کی رپورٹ شائع کر دی گئی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ اغلب امکان یہی ہے کہ مسٹر لومبا کو صدر کاٹنگا مسٹر شامبے کی موجودگی میں ان کی آنکھوں کے سامنے قتل کیا گیا تھا۔ علاوہ ازیں اس موقعہ پر حکومت کاٹنگا کے بعض دوسرے ارکان بھی موجود تھے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ مسٹر لومبا کو ایک سوچی سمجھی سکیم کے ماتحت قتل کیا گیا اور ایک بلجیمی فوجی افسر نے جو حکومت کاٹنگا کا ملازم تھا اپنے ہاتھ سے انہیں قتل کیا۔ کمیشن نے حکومت کاٹنگا کے اس سرکاری اعلان کو کہ مسٹر لومبا اور ان کے دو ساتھی ۱۲ فروری ۱۹۶۱ء کو جیل سے فرار ہونے کے بعد قبائلیوں کے ہاتھوں مارے گئے تھے سراسر جھوٹ اور جعل سازی قرار دیا ہے۔ کمیشن نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ مسٹر لومبا اور ان کے ساتھیوں کو ۱۷ جنوری ۱۹۶۱ء کو اسی روز مار دیا گیا تھا جب وہ الزبتھ ول کے قریب ہوائی جہاز سے اترے تھے۔ کمیشن نے مزید لکھا ہے کہ کمیشن کے نزدیک کانگو کے صدر مسٹر کاساووبو اور کاٹنگا کے صدر مسٹر شامبے کو مسٹر لومبا کے قتل کی ذمہ داری سے بری قرار نہ دیا جانے۔ اقوام متحدہ کا کمیشن برما، میکسیکو، ایتھوپیا اور ٹوگو کے نمائندوں پر مشتمل تھا۔

# پاکستان کو مغربی جرمنی سے مزید ترقیاتی قرضے ملنے کے روشن امکانات

## جرمن ماہرین کے خیال میں پاکستان مفید منصوبے تیار کرنے اور ان پر عملدرآمد کی صلاحیت رکھتا ہے

بون ۱۵ نومبر۔ پاکستان کو اپنے ترقیاتی منصوبوں کے لئے مغربی جرمنی سے مزید قرض ملنے کے امکانات بہت روشن ہیں۔ کیونکہ جرمن ماہرین اقتصادیات کے خیال میں پاکستان بے حد مفید ترقیاتی منصوبے تیار کرنے اور انہیں عملی جامہ پہنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ مغربی جرمنی کی وزارت اقتصادی امور کے ماہرین اور دوسرے حکام نے بتایا ہے کہ پاکستان میں مغربی جرمنی کا سرمایہ لگانے کے امکانات بہت روشن ہیں اور مستقبل سے بڑی امیدیں وابستہ کی جاسکتی ہیں۔

پاکستان کو مختلف منصوبوں کے لئے اب تک مغربی جرمنی سے ترپن کروڑ ساٹھ لاکھ مارک قرض مل چکے ہیں۔ جن میں ۲۸ کروڑ ۶۰ لاکھ مارک برآمدی قرضوں کی شکل میں دیئے گئے ہیں۔ ان قرضوں پر چھ سے ساڑھے چھ فیصد تک سود وصول کیا جائے گا۔

# شیخ عبداللہ سے برطانوی وکیل کی ملاقاتیں

نئی دہلی ۱۵ نومبر۔ برطانوی پارلیمان کے رکن مسٹر ڈنگل فٹ نے گزشتہ ہفتے جموں میں کشمیر کے سابق وزیر اعظم شیخ عبداللہ سے تین بار ملاقات کی۔ مسٹر ڈنگل فٹ ڈالیا کیس میں صفائی کی جانب سے بطور وکیل پیش ہوئے تھے۔ مسٹر ڈنگل فٹ۔ شیخ عبداللہ اور دیگر پچیس لیڈروں کے خلاف نام نہاد مقدمہ سازش کے سلسلہ میں جموں گئے تھے۔ آپ شیخ عبداللہ کی وکالت کریں گے۔ مسٹر ڈنگل فٹ نے سپیشل مجسٹریٹ مسٹر نیل کنٹھ ہاکسر سے بھی ملاقات کی۔ آپ کی عدالت میں کشمیری راہنماؤں کے خلاف مقدمہ چل رہا ہے۔

# ترکی کی انصاف پارٹی مخلوط حکومت میں شامل نہیں ہوگی

انقرہ ۱۵ نومبر۔ ترکیہ کی انصاف پارٹی کے صدر جنرل گوموش پالا نے کل ایک بیان میں کہا کہ میں ذاتی طور پر عصمت انونو کی سربراہی میں قومی حکومت میں اپنی جماعت کی شرکت کا حامی نہیں ہوں۔ جنرل گوموش پالا نے یہ بیان انصاف پارلیمانی گروپ کے ایک اجلاس کے بعد دیا تھا۔ اجلاس یہ فیصلہ کرنے کے لئے منعقد ہوا تھا کہ آیا عصمت انونو کی سربراہی میں مخلوط حکومت میں شرکت کی جائے یا نہیں۔

تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام

# اردو مباحثہ

مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۶۱ء بروز جمعرات تعلیم الاسلام کالج ہال میں کالج یونین کے زیر اہتمام ایک کل ربوہ انعامی اردو مباحثہ منعقد ہو رہا ہے۔ قرارداد زیر بحث یہ ہوگی کہ

اس ایوان کی رائے میں
"خوش رہنے کے لئے دولتمند ہونا ضروری ہے"

یہ مباحثہ شام کے ۶½ بجے منعقد ہوگا۔ شائقین حضرات کو شمولیت کی دعوت ہے۔

(سیکرٹری کالج یونین)

# ہائر سیکنڈری امتحان منعقدہ ستمبر ۱۹۶۱ء میں تعلیم الاسلام کالج کا نتیجہ

تعلیم الاسلام کالج کے مندرجہ ذیل طلباء ہائر سیکنڈری امتحان منعقدہ ستمبر ۱۹۶۱ء میں شامل ہو کر پاس ہوئے ہیں۔

### پری میڈیکل گروپ

| رول نمبر | نام | حاصل کردہ نمبر |
| --- | --- | --- |
| ۱۵۴ | غلام مصطفےٰ خاں | ۴۵۰ |
| ۱۵۵ | محمد شریف | ۴۴۹ |
| ۱۵۶ | عبدالرحیم ملک | ۴۱۳ |

### پری انجینئرنگ

| رول نمبر | نام | حاصل کردہ نمبر |
| --- | --- | --- |
| ۴۴۹ | نذیر احمد ظفر | ۴۵۷ |
| ۴۵۰ | سعید احمد | ۴۳۲ |
| ۴۵۱ | عبدالسبحان سبحانی | ۵۲۷ |
| ۴۵۲ | مشتاق مہدی | ۵۳۶ |
| ۴۵۳ | سردار سعید احمد خاں | ۴۱۰ |

### ہیومینیٹی گروپ

| رول نمبر | نام | حاصل کردہ نمبر |
| --- | --- | --- |
| ۲۲۷۷ | مبارک احمد | ۴۹۹ |
| ۲۲۷۸ | ظفر احمد | ۵۰۲ |
| ۲۲۸۴ | محمد عطاء اللہ | ۴۳۴ |

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)


ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

— روزنامہ الفضل ربوہ —

مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۶۱ء

# اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم

آج صبح ریڈیو پر سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اخلاقی تعلیم پر ایک سبق آموز درس ہو رہا تھا حسن اتفاق ہے کہ ہم بھی اسلامی اخلاق کے ایک پہلو پر لکھنے کا ارادہ رکھتے تھے اس کی وجہ یہ تھی کہ لاہور کے ایک ہفت روزہ میں "اسلام اور اخلاق" کے موضوع پر ایک غیر مسلم (ہندو) کی تقریر شائع ہوئی ہے جو آپ نے لندن میں فرمائی تھی حسن اتفاق کی بات ہے کہ ریڈیو پر نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جس قول پر درس دیا گیا ہے۔ یہی پہلو ہمارے ذہن میں بھی کچھ دن سے سمایا ہوا تھا۔ آپ کا وہ مشہور قول کہ **اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم**۔ بظاہر یہ قول بڑا عجیب معلوم ہوتا ہے۔ اور ایک آدمی جس نے اس کے سمجھنے پر غور نہ کیا ہو حیرت میں ڈوب کر وہی سوال کرے گا جو اس وقت صحابہ کرامؓ نے کیا تھا یعنی مظلوم بھائی کی مدد تو سمجھ میں آسکتی ہے مگر ظالم بھائی کی مدد کیوں کی جائے؟

یہ سوال تھا جو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فدائیوں نے بھی کیا تھا اس پر آپ نے جو جواب دیا وہ اتنا شاندار ہے کہ اگر آج دنیا صرف اسی ایک اصول پر عمل کرے تو دنیا کو بہشت بنا سکتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی مدد اس طرح کرو کہ اس کو ظلم کرنے سے روکو۔ متذکرہ بالا ہندو دوست نے اپنی تقریر کے آغاز میں کیا خوب فرمایا ہے۔

"میں یہ بات صاف کہنا چاہتا ہوں کہ میرا موضوع تقریر اخلاق کا وہ اصلی معیار ہے جس کی حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عظیم المرتبت ہستی نے بناء ڈالی اور تبلیغ کی۔ اور جس پر انہوں نے اور ان کے سچے پیروؤں نے عمل فرمایا۔ یہ معیار اتنا اعلےٰ ہے کہ عہد حاضر کا ہر وہ مرد یا عورت جو مادیت کے سیلاب میں غرق ہے اس کے مطابق زندگی بسر کرنے میں دقت محسوس کرے گا۔"

یہ واقعہ ہے کہ آجکل دنیا اتنی مادیت میں غرق ہوگئی ہے۔ اور سوائے مادی استفادے کے اور کسی چیز کی کوئی قدر نہیں رہی بے شک آج انسان نے قدرتی طاقتوں پر قابو پا کر مادی اسباب کا ایک طوفان برپا کر دیا ہے۔ عیش و آرام کے ایسے سامان مہیا کر دیئے ہیں۔ کہ جن کا کبھی خواب میں بھی خیال نہیں آسکتا تھا۔ آج انسان لذیذ سے لذیذ کھانا کھاتا ہے نفیس سے نفیس لباس پہنتا ہے۔ گداز گدیلوں پر استراحت فرماتا ہے۔ سفر کے لئے نہ صرف تیز رفتار موٹریں موجود ہیں۔ بلکہ آواز کی رفتار سے بھی تیز چلنے والے طیارے ہیں۔ سفر ریل گاڑیوں پر ہو یا طیاروں پر ہر قسم کا سامان راحت و آرام آپکو میسر ہے۔ کام کرنے کے لئے نہایت اعلیٰ دفتر ہیں۔ انسان جب چاہے جنگل میں منگل بنا سکتا ہے۔ نظر نوازی کے لئے باغ اور دریاؤں پر تفریح گاہیں موجود ہیں۔ تہذیب کے اس طوفان میں انسان جس چیز کو فراموش کر بیٹھا ہے وہ "اخلاق" ہے۔ اس نے معمولی اخلاق کو بھی چھوڑ دیا ہے۔ پھر بقول مقرر متذکرہ بالا آج کا انسان اس بلند اخلاق کو اختیار کرنے میں کیوں دقت محسوس نہ کرے گا۔ جس کا معیار سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا ہے۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ اخلاق کے معنے محض زہد و تقوےٰ کی ظاہرداری کے نہیں ہیں ایک انسان دن رات عبادت میں مصروف رہ کر بھی بداخلاق ہو سکتا ہے۔ لمبی لمبی نمازیں پڑھنے والا صوم و صلوٰۃ کا سختی سے پابند انسان بھی ظالم ہو سکتا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے صحابہ کرامؓ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ یہ ان صحابہ کرامؓ سے خطاب تھا جو اسلام پر جاں نثار کرتے تھے۔ جنہوں نے آپ کی راہنمائی میں تقوےٰ کا اعلےٰ ترین مقام حاصل کیا ہوا تھا۔ بھلا ان سے زیادہ عبادت گزار اور صوم و صلوٰۃ کا پابند کون ہو سکتا ہے۔ الغرض یہ ان سے خطاب تھا کہ اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔ غور فرمایئے اس میں کتنے اعلےٰ سبق پنہاں ہیں۔ پہلا سبق یہ ہے کہ مسلمانوں کو ایک دوسرے کی مصیبت میں مدد کرنی چاہیئے۔ اس سے ان میں محبت بڑھتی ہے اور ان کی عبادت میں صحیح معنی پیدا ہوتے ہیں۔ اتحاد کا رشتہ مضبوط ہوتا ہے اور انسان عباد اللہ کے حقوق ادا کرنے کے قابل ہوتا ہے۔ کیونکہ سچ پوچھئے تو سب سے بڑی عبادت یا کہہ لیجئے کہ حاصل عبادت تو حقوق العباد کو نگاہ رکھنا ہی ہے۔ حقوق اللہ میں اگر خدانخواستہ کوتاہی بھی ہو جائے تو اس سے بھی انسان کی اپنی ذات کو ہی نقصان پہنچتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا کچھ نہیں بگڑتا۔ مگر جب ایک بندہ انسان کے حقوق چھینتا ہے۔ تو وہ نہ صرف اپنی ذات کو نقصان پہنچاتا ہے بلکہ اپنے جیسے انسانوں کو نقصان پہونچاتا ہے۔ جنکو واقعی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اور یہی سب سے بڑا ظلم ہے۔ اگر کوئی انسان اللہ تعالےٰ کی عبادت نہیں کرتا تو گو بالواسطہ وہ اپنے لئے بھی کوئی اچھا کام نہیں کرتا۔ پھر بھی وہ کسی ایسی ہستی کو نقصان نہیں پہنچاتا۔ جس کو اس سے نقصان پہونچ سکتا ہے۔ لیکن جب وہ انسانوں کو نقصان پہنچاتا ہے اپنے بھائی پر ظلم کرتا ہے۔ تو وہ دوہرے جرم کا ارتکاب کرتا ہے۔

اس کا مطلب یہ نہیں کہ عبادت بے کار ہے البتہ اگر خدا کی عبادت ہم کو انسانوں پر ظلم کرنے سے باز نہیں رکھ سکتی۔ تو واقعی وہ نہ صرف بیکار ہے بلکہ نہایت خطرناک ہے وہ عبادت کے ڈھونگ میں اور بھی ظالم ہو جاتا ہے۔ وہ سمجھنے لگتا ہے کہ میں تو بڑا نمازی ہوں بڑا عبادت گزار ہوں میری بخشش کی تو گویا گارنٹی ہو چکی ہے۔ اب میں جو کروں مباح ہے۔ جہاں وہ بظاہر بڑا خشوع و خضوع میں ڈوبا ہوا نظر آتا ہے۔ اندر سے وہ پتھر بن جاتا ہے۔ لوگ اس کے فریب میں آجاتے ہیں۔ اور اس کو زیادہ سے زیادہ ظلم کا موقعہ ملنے کی وجہ سے احساس ہی نہیں رہتا کہ وہ ظلم کر رہا ہے

ایک ایسے ہی بزرگ صورت انسان کا ذکر کرتے ہیں کہ اسپر ایک بڑے جرم کی سزا پر مقدمہ چلا جج نے اس کی بزرگ صورت کا لحاظ کرتے ہوئے اسکو بری کر دیا۔ جب وہ کمرۂ عدالت سے باہر نکلا تو اپنی لمبی ڈاڑھی پر ہاتھ پھیر کر کہنے لگا "کرتی تو تو شیطان کے باپ سے بھی بڑھ کر کام ہے مگر وقت پر بچا بھی لیتی ہے"۔ یہ تو خیر ایسے شخص کی بات ہے جس نے اپنی بزرگانہ صورت کو اپنی آڑ دیدہ و دانستہ بنا رکھا تھا۔ ایسے بھی لوگ ہیں جو عبادت تو واقعی دل سے کرتے ہونگے مگر ظلم کرنے پر آئیں تو چوکتے بھی نہیں۔ یہ قسم پہلی قسم سے کوئی بہتر نہیں ہے۔

ہاں تو سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اخلاق کا جو نکتہ اپنے اوپر کے قول میں بیان فرمایا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اپنے ظالم بھائی کی مدد تم اس طرح کر سکتے ہو کہ جب وہ ظلم کر رہا ہو تو ظلم میں اسکے ساتھ شامل نہ ہو جاؤ بلکہ اسکو ظلم سے باز رکھو۔ یہ دوسرا سبق ہے جو اخلاقی معیار کو اعلےٰ ترین بلندیوں پر پہنچاتا ہے۔ جو آپ کے قول سے پیدا ہوتا ہے۔ آج کی مادہ پرست دنیا میں واقعی اخلاق کا ایسا معیار حاصل کرنا دقت طلب ہے۔ یہ مقام ہے جہاں بڑے بڑے عبادت گزاروں کے بھی پاؤں پھسل جاتے ہیں۔ جب حضرت موسےٰ علیہ السلام نے اپنے اسرائیلی بھائی کو دوسری دفعہ ایک قبطی سے لڑتے دیکھا۔ اور اسکو تنبیہہ کی تو آپ اسی اخلاق کا مظاہرہ کر رہے تھے۔ آپ نے اپنے اسرائیلی بھائی کی ایک پہلے واقعہ میں جو مدد کی تھی وہ اس لئے کی تھی کہ وہ مظلوم تھا۔ مگر جب آپ نے دیکھا کہ آپ کا بھائی ظالم ہے تو آپ نے اسکو ڈانٹا۔ اور اس کی اس طرح مدد فرمائی۔ مگر آپ کا اسرائیلی بھائی اصلاح کی حد پار کر چکا ہوا تھا۔ اس نے الٹا آپکو دھمکی دے ڈالی۔ یہی حال عام طور پر ہوتا ہے۔ کوئی اپنے ظالم بھائی کو روکنا چاہے۔ تو وہ الٹا اسپر بھی برس پڑتا ہے۔

آج مادہ پرستی کے طوفان میں انسان کی یہ حالت ہو گئی ہے۔ کہ اگر کوئی اپنے بھائی کو ظلم کرتے ہوئے دیکھتا ہے۔ اور یہ دیکھتا ہے کہ اس ظلم سے اس کو کوئی مادی فائدہ پہونچے گا۔ تو خود بھی اس کے ساتھ ظلم میں شامل ہو جاتا ہے۔ ورنہ یہ تو معمولی بات سمجھی جاتی ہے کہ کہہ دیا جاتا ہے کہ "ہمارا کیا واسطہ" "ہم کیا کریں" اس طرح خاموشی اختیار کرنے کو اپنی شرافت سمجھ لیا جاتا ہے۔ حالانکہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ ظالم کی مدد کرو یعنی اسکو ظلم کرنے سے روکو۔ یہ ایک مسلمان کا فرض ہے کہ جب وہ دیکھے کہ اسکا بھائی دوسروں کے ناجائز حقوق مارنا چاہتا ہے۔ اور بغیر کسی حق کے صرف دباؤ وغیرہ سے دوسروں کا مال چھیننا چاہتا ہے۔ تو اس کے مومن بھائی کا یہ فرض ہو جاتا ہے کہ وہ آگے آکر اپنے بھائی کو ظلم کرنے سے روک دے ورنہ وہ بھی اس کے ظلم میں شامل ہے اور اسکو بھی اپنے فرض میں کوتاہی کرنے کی ہی نہیں۔ بلکہ جو نقصان اس ظلم سے کسی کو پہنچا ہے۔ اسکی سزا اس کو بھی ملے گی۔ کیونکہ وہ دوہرا ظلم کرتا ہے ایک تو اپنے بھائی کی مدد نہیں کرتا۔ اور دوسرے وہ اس ظلم میں شامل ہو جاتا ہے جو اسکا بھائی کر رہا ہوتا ہے۔

اس معاملہ کا ایک بڑا نازک پہلو بھی ہے۔ بعض اوقات ظالم بھائی اپنا کیس اسطرح پیش کرتا ہے کہ دوسرا یہ سمجھے کہ وہ ظالم نہیں ہے۔ بلکہ مظلوم ہے اور اسطرح دھوکا دیکر اپنے بھائی کی ظلم میں مدد حاصل کرتا ہے۔ ایسی بہت سی باتیں آجکل کے معاشرہ میں پائی جاتی ہیں۔ مثلاً کسی شخص نے کسی وجہ سے اپنا کوئی وعدہ منسوخ کر دیا ہو۔ تو یہ فریب دیا جاتا ہے کہ فلاں نے یہ وعدہ کیا اور منسوخی کو چھپا رکھا جائے۔ جب ایک بات کالعدم ہو چکی ہے۔ تو یہ تحت کذب بیانی ہے کہ اسکو پیش کر کے اپنی مظلومی بیان کی جائے۔ یہ ظلم سے بڑھ کر ظلم ہے۔ اور ایسے ظلم میں دیدہ دانستہ مدد دینا بلکہ شامل ہونا اور بھی خطرناک ہے۔ البتہ اگر دھوکے میں آکر اپنے بھائی کو مظلوم سمجھ کر کوئی مدد کر دے۔ تو وہ اور بات ہے۔ لیکن جب حقیقت کھل چکی ہو۔ اور انسان جانتا ہے کہ اسکا بھائی فی الحقیقت مظلوم نہیں ہے۔ بلکہ ظالم سے بھی بڑھ کر ظالم۔ اس لئے بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ اور یہ معاملہ کا ایسا نازک پہلو ہے

فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ

# ہر موقع اور ہر مرحلہ پر اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غیر معمولی تائید و نصرت فرمائی

## اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کی نہایت پُر معارف تفسیر

فرمودہ ۲۹ - جون ۱۹۴۷ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

(قسط نمبر ۳)

غرض جب ابو طالب نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مطالبہ کرنے والے کفار مکہ کو کہلا بھیجا کہ میں اور میری قوم محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو تمہارے سپرد نہیں کر سکتے اس لئے تم لوگ جو چاہو ہمارے ساتھ کرو۔ ہم اسکے مقابلہ کے لئے تیار ہیں تو اس پر کفار مکہ نے ایک باقاعدہ معاہدہ لکھا کہ کوئی شخص بنو ہاشم اور بنو مطلب کے ساتھ کسی قسم کے تعلقات نہیں رکھے گا۔ کوئی شخص ان کے ساتھ رشتہ نہیں کرے گا۔ کوئی شخص نہ ان کے پاس کچھ فروخت کرے گا۔ اور نہ ان سے کچھ خریدے گا اور نہ ہی کوئی شخص کھانے پینے کی کوئی چیز ان کے پاس جانے دیگا جب تک وہ لوگ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کو ہمارے حوالہ نہ کردیں یہ معاہدہ باقاعدہ لکھ کر کعبہ کی دیوار کے ساتھ آویزاں کر دیا گیا چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور بنو ہاشم اور بنو مطلب کے تمام لوگ کیا مسلم اور کیا غیر مسلم

### شعب ابی طالب میں محصور ہو گئے

اور شعب ابی طالب وہ جگہ تھی جو بنو ہاشم کا خاندانی درہ تھا۔ اس میں وہ لوگ قیدیوں کی طرح نظر بند کر دئے گئے اور مکہ کی عملی زندگی سے بالکل منقطع ہو گئے اب دونو طرف ہی ضد تھی ایک طرف تو یہ ضد تھی کہ جب تک محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) اپنی تعلیم کو نہیں چھوڑتا یا اس کی قوم اسے ہمارے حوالے نہیں کر دیتی ہم اس مقاطعہ کو برقرار رکھیں گے دوسری طرف یہ ضد تھی اور اس کو ضد نہیں بلکہ استقلال کہنا چاہیئے کہ چاہے ہمارے ساتھ کتنا ہی بُرا سلوک کیوں نہ روا رکھا جائے ہم ان کے مطالبہ کو تسلیم نہیں کر سکتے گویا ایک طرف راج ہٹ تھی اور دوسری طرف دین ہٹ تھی۔ اور یہ ہٹ کی دونو قسمیں آپس میں مقابلہ کے لئے تلی ہوئی تھیں کفر چاہتا تھا کہ اسلام پر غالب آجائے اور اسلام چاہتا تھا کہ کفر کو کھا جائے۔ شعب ابی طالب میں محصور ہونے کے ایام میں محصور ہونے والوں کو جو جو تکالیف اٹھانی پڑیں ان کا حال پڑھ کر

### بدن پر لرزہ آجاتا ہے

صحابہؓ کہتے ہیں کہ بعض اوقات انہوں نے غذا نہ ہونے کی وجہ سے جنگلی جانوروں کی طرح درختوں کے پتے کھا کھا کر گذارہ کیا اور بعض نے سوکھے ہوئے چمڑے کو پانی میں صاف اور نرم کر کے بھون کر کھا لیا۔ چھوٹے چھوٹے بچوں کی یہ حالت ہوتی تھی کہ بھوک کی وجہ سے ان کے رونے اور چیخنے کی آوازیں دُور دُور تک سنائی دیتی تھیں۔ اور یہ تکلیف کوئی ہفتہ دو ہفتہ یا مہینہ دو مہینہ کے لئے نہ تھی بلکہ ایک لمبے عرصہ کے رہی تھی اور حالت یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ صحابہؓ کہتے ہیں بجائے پاخانہ کے ہم مینگنیاں کرتے تھے۔ مگر دونوں فریق اپنی اپنی ہٹ پر قائم تھے ایک طرف یہ ضد تھی کہ اسلام ہمارے سامنے سرنگوں ہو جائے اور دوسری طرف

### استقلال کا یہ عالم تھا

کہ وہ کہتے تھے کہ چاہے اس رستہ میں ہماری جانیں بھی کیوں نہ چلی جائیں ہم اپنے منصب کو ترک نہیں کر سکتے۔ اب پھر اللہ تعالےٰ نے اس معاملہ میں دخل دیا اور وہ اس طرح کہ قریش کے اندر بعض نرم دل اور شریف الطبع لوگ بھی تھے جو اس ظالمانہ معاہدہ کو دیکھ دیکھ کر دل ہی دل میں کڑھتے تھے مگر وہ قوم کے مقابلہ کی تاب نہ رکھتے تھے آخر جب انہوں نے دیکھا کہ ظلم حد سے بڑھ رہا ہے۔ تو ان میں سے ایک نوجوان نے دلیری کی اور جرأت سے کام لیتے ہوئے چار یا پانچ اور نوجوانوں کو اپنے ساتھ لیا اور کہا یہ ظلم اب برداشت سے باہر ہوا جاتا ہے کیا اس سے بڑھ کر بھی ظلم کی کوئی حد ہو سکتی ہے کہ ہم لوگ تو یہاں آرام سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور مسلمان بیچارے اور ان کے ساتھی اڑھائی سال سے بے آب و دانہ پڑے ہیں اور کوئی ان کا پرسان حال نہیں؟ یہ کہہ کر وہ گئے اور معاہدہ کو جو بوسیدہ ہو چکا تھا اتار کر پھاڑ دیا۔ اسکے بعد انہوں نے تلواریں ہاتھوں میں لیں اور شعب ابی طالب کے دروازہ پر پہنچے اور محصورین کو

### اپنی تلواروں کی چھاؤں میں

وہاں سے نکال لائے جب وہ نوجوان اس معاہدہ کے خلاف تلواریں لے کر کھڑے ہوئے تو اس وقت اللہ تعالےٰ عرش پر کہہ رہا تھا اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم! کیا ہم اپنے بندے کیلئے کافی نہیں ہیں؟ اب دیکھو دشمنوں کو کس نے تحریک کی تھی کہ وہ اس معاہدہ کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں اور پھر اس کیڑے کو جس نے معاہدہ کا کاغذ کھایا تھا اور بوسیدہ کیا تھا کس نے تحریک کی تھی کہ وہ معاہدہ کو کھا جائے یہ محض خدا تعالےٰ کا فضل اور اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کا نمونہ تھا معاہدہ کی تحریر کے متعلق رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ آپؐ محصور تھے ایک دن اپنے چچا حضرت ابو طالب سے فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے مجھے بتایا ہے کہ وہ معاہدہ جو ہمارے خلاف لکھا گیا تھا اور کعبہ کی دیوار کے ساتھ آویزاں کیا گیا تھا اس کا کاغذ کھایا جا چکا ہے۔

### روایات میں لکھا ہے

کہ ابو طالب فوراً خانہ کعبہ میں گئے جہاں بہت سے رؤسائے قریش مجلس لگائے بیٹھے تھے اور انہوں نے جاتے ہی کہا اے قریش تمہارا یہ ظالمانہ معاہدہ کب تک چلے گا۔ محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) نے مجھے بتایا ہے کہ خدا تعالےٰ نے اس معاہدہ کی تحریر کو محو کر دیا ہے تم اس معاہدہ کو نکالو تاکہ دیکھیں کہ میرے بھتیجے کی بات کہاں تک درست ہے چنانچہ معاہدہ دیوار سے اتروا کر دیکھا گیا تو واقعی وہ سب کرم خوردہ ہو چکا تھا (سیرۃ الحلبیہ جلد اول صـ ۳۷۳ و صـ ۳۷۴)

---

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

## تمام خوبیاں اور کمالات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں جمع ہیں

"اسی لئے اللہ تعالےٰ نے چاہا ہے کہ جیسے تمام کمالات متفرقہ جو انبیاءؑ میں تھے۔ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود میں جمع کر دیئے اسی طرح تمام خوبیاں اور کمالات جو متفرق کتابوں میں تھے وہ قرآن شریف میں جمع کر دیئے۔ اور ایسا ہی جس قدر کمالات تمام امتوں میں تھے وہ اس امت میں جمع کر دیئے۔ پس خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم ان کمالات کو پالیں اور یہ بات بھی بھولنی نہیں چاہیئے کہ جیسے وہ عظیم الشان کمالات ہم کو دینا چاہتا ہے۔ اُسی کے موافق اس نے ہمیں قویٰ بھی عطا کئے ہیں۔ کیونکہ اگر اسکے موافق قویٰ نہ دیئے جاتے تو پھر ہم ان کمالات کو کسی صورت اور حالت میں پا ہی نہیں سکتے تھے۔"

(ملفوظات جلد اول صـ ۳۴۰ و ۳۴۱)

اس پر قریش کے وہ شریف الطبع لوگ جو اس ظالمانہ معاہدہ کے خلاف ہو چکے تھے اور جن کے دل میں انصاف رحم اور قرابت داری کے جذبات پیدا ہو رہے تھے ان کو معاہدہ کے خلاف آواز اٹھانے کا موقعہ ہاتھ آ گیا۔ چنانچہ انہوں نے کاغذ پھاڑ دیا اور اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔

اس کے بعد

## مکہ والوں نے فیصلہ کیا

کہ محمدؐ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ساتھ کوئی شخص بات چیت نہ کرے اور نہ اس کی بات کو سنے اور یہ آپ کے لئے نہایت تکلیف دہ تھا کیونکہ ایک نبی کے لئے سب سے بڑی تکلیف دہ بات یہ ہوتی ہے کہ لوگ اس کی بات نہ سنیں اور اس کے ساتھ نہ بولیں۔ خدا تعالےٰ کے نبی تو یہ چاہتے ہیں کہ خواہ لوگ ان کو جی بھر کر گالیاں دے لیں مگر کم از کم اس پیغام کو تو سن لیں جو وہ خدا تعالےٰ کی طرف سے بنی نوع انسان کے لئے لائے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کئی دفعہ ہم نے ایک دفعہ سنا ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ دشمن جب ہمیں گالیاں دیتے ہیں اور مخالفت کرتے ہیں تو ہمیں امید ہوتی ہے کہ ان میں سے سعید روحیں ہماری طرف آ جائیں گی لیکن جب نہ تو لوگ ہمیں گالیاں دیتے ہیں اور نہ ہی مخالفت کرتے ہیں اور بالکل خاموش ہو جاتے ہیں تو یہ بات ہمارے لئے تکلیف دہ ہوتی ہے آپؑ فرمایا کرتے تھے کہ

## نبی کی مثال

اس بڑھیا کی سی ہوتی ہے جس کے متعلق مشہور ہے کہ وہ کچھ پاگل سی تھی اور شہر کے بچے اسے چھیڑا کرتے تھے۔ اور وہ انہیں گالیاں اور بددعائیں دیا کرتی تھی۔ آخر بچوں کے ماں باپ نے تجویز کی کہ بچوں کو روکا جائے کہ وہ بڑھیا کو دق نہ کیا کریں۔ چنانچہ انہوں نے بچوں کو سمجھایا۔ مگر بچے آخر بچے تھے وہ کب باز آنے والے تھے یہ تجویز بھی کارگر ثابت نہ ہوئی۔ آخر بچوں کے والدین نے فیصلہ کیا کہ بچوں کو باہر نہ نکلنے دیا جائے اور دروازوں کو بند رکھا جائے۔ چنانچہ انہوں نے اس پر عمل کیا اور دو تین دن تک بچوں کو باہر نہ نکلنے دیا۔ اس بڑھیا نے جب دیکھا کہ اب بچے اسے دق نہیں کرتے تو وہ گھر گھر جاتی اور کہتی کہ تمہارا بچہ کہاں گیا ہے؟ کیا اسے سانپ نے ڈس لیا ہے؟ کیا وہ ہیضہ سے مر گیا ہے؟ کیا اس پر چھت گر پڑی ہے؟ کیا اس پر بجلی گر گئی ہے؟ غرض وہ ہر دروازہ پر جاتی اور اس قسم کی باتیں کرتی آخر لوگوں نے سمجھا کہ بڑھیا نے تو پہلے سے بھی زیادہ گالیاں اور بددعائیں دینی شروع کر دی ہیں۔ اس لئے بچوں کو بند رکھنے کا کیا فائدہ۔ انہوں نے بچوں کو چھوڑ دیا۔ آپؑ فرمایا کرتے تھے

## یہی حالت نبی کی ہوتی ہے

جب مخالفت تیز ہوتی ہے تب بھی اسے تکلیف ہوتی ہے۔ اور جب مخالف چپ کر جاتے ہیں تب بھی اسے تکلیف ہوتی ہے۔ کیونکہ جب تک مخالفت نہ ہو لوگوں کی توجہ الٰہی سلسلہ کی طرف پھر نہیں سکتی۔ غرض نبی کے لئے سب سے بڑی تکلیف دہ چیز یہی ہوتی ہے کہ لوگ اس کی مخالفت چھوڑ دیں اور اس کی باتیں نہ سنیں۔ اس لئے جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ مکہ کے لوگ آپؐ کی باتیں نہیں سنتے اور نہ ہی آپؐ کے ساتھ بات چیت کرتے ہیں۔ تو آپ نے ارادہ فرمایا کہ مکہ سے باہر کسی اور جگہ کے لوگوں کو تبلیغ کرنی چاہیئے۔ چنانچہ آپؐ نے

## طائف جانے کا ارادہ

فرمایا۔ طائف ایک مشہور مقام ہے جو مکہ سے جنوب مشرق کی طرف چالیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ طائف میں بڑے بڑے صاحب اثر اور دولت مند لوگ آباد تھے۔ وہ لوگ اپنے آپ کو بڑا جنگجو خیال کرتے تھے۔ اور طائف کی بستی حجاز کی بہت بڑی چھاؤنی سمجھی جاتی تھی۔ غرض آپؐ طائف پہنچے اور آپؐ نے وہاں کچھ دنوں تک بڑے بڑے رؤساء کو تبلیغ کی۔ مگر انہوں نے بھی اسلام کو نہ مانا بلکہ تمسخر سے کام لیا۔ طائف کے رئیس اعظم عبد یالیل نے اس خیال سے کہ کہیں آپؐ کی باتوں کا اثر شہر کے نوجوانوں پر نہ ہو جائے۔ آوارہ گرد نوجوانوں کو اس بات پر آمادہ کیا کہ وہ آپؐ پر پتھر برسائیں اور شہر کے کتے آپؐ کے پیچھے لگائیں اور آپؐ کو گالیاں دیں۔ چنانچہ ان اوباشوں نے آپ کے پیچھے کتے لگا دیئے اور آپؐ کو سخت گالیاں دیں اور ساتھ ہی آپؐ پر پتھراؤ شروع کر دیا۔ جس سے آپ کا

## سارا بدن خون سے تربتر ہو گیا

اور برابر تین میل تک ان اوباشوں نے آپؐ کا تعاقب کیا اور آپؐ پر پتھر برساتے گئے طائف سے تین میل کے فاصلہ پر پہنچ کر ان لوگوں نے آپ کا پیچھا چھوڑا۔ مگر اس وقت تک آپؐ کا سارا جسم لہولہان ہو چکا تھا۔ آپؐ اسی حالت میں تھے کہ خدا تعالےٰ کا فرشتہ آپؐ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ خدا تعالےٰ نے مجھے آپؐ کے پاس بھیجا ہے اور کہا ہے کہ اگر آپ حکم دیں تو میں ابھی یہ پہاڑ جو سامنے دکھائی دیتا ہے اسے طائف کی بستی پر الٹ دوں اور اس کو تباہ کر دوں۔ آپؐ نے فرمایا نہیں نہیں آخر انہی لوگوں نے ایمان لانا ہے۔ اگر ان پر عذاب آ گیا اور یہ تباہ ہو گئے تو مجھ پر ایمان کون لائے گا یہ بھی اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ کا ہی نمونہ تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے طائف والوں کے ظلم و ستم کو دیکھ کر اپنے پہاڑوں کے فرشتہ کو آپؐ کے پاس بھیجا کہ اگر اجازت ہو تو طائف کی بستی کو تباہ کر دیا جائے۔ یہ الگ بات ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرشتہ کو اس بات کی اجازت نہ دی اور وہ تباہی سے بچ گئے۔

---

# عشرہ وقف جدید

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"وقف جدید کی تحریک بھی ایک اعلیٰ درجہ کی نیکی ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ اسے کامیاب بنانے کے لئے پوری کوشش کرو۔ اپنے اندر بیداری پیدا کرو اور دین کی خدمت کے لئے آگے بڑھو۔ اگر تم ایسا کرو گے تو انشاء اللہ بہت جلد دنیا میں اسلام کا جھنڈا بلند ہوگا۔ اور کفر دم توڑ رہا ہوگا۔"

(خطبہ جمعہ الفضل ۲۴ جنوری ۵۸ء)

پھر فرماتے ہیں:۔ "یاد رکھو کہ آنے والے آئیں گے اور انہیں رزق بھی خدا تعالےٰ دے گا۔ مگر پہلے آنے والوں کے لئے بہت برکت ہوگی۔ جو پہلے آئیں گے ان کے لئے جنت کے دروازے پہلے کھولے جائیں گے۔ اور جو بعد میں آئیں گے ان کے لئے جنت کے دروازے بعد میں کھولے جائیں گے۔"

(الفضل ۱۱/۲/۵۸)

حضور کے اس ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے ۳ دسمبر سے ۱۲ دسمبر تک عشرہ وقف جدید منایا جا رہا ہے۔ عہدیداران جماعت سے گذارش ہے کہ وہ ان تاریخوں میں جلسے منعقد کر کے اس تحریک کی اہمیت بیان کریں اور تمام احباب کو اس کار خیر میں شامل کریں۔ اشاعت اسلام کے لئے لوگ اپنے آپ کو پیش کریں۔ اور حسب حیثیت تمام احباب مالی قربانی میں حصہ لیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(ناظر مال وقف جدید)

---

# تعمیر مسجد دار الرحمت وسطی۔ ربوہ

خدا تعالےٰ کے فضل سے محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ کی مستقل مسجد کی تعمیر کا کام بہت جلد شروع کیا جا رہا ہے۔ لہٰذا سب اہالیان محلہ کی خدمت میں درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اس عبادت گاہ کے مالی اخراجات میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ ناظر صاحب بیت المال صدر انجمن احمدیہ سے چندہ کی فراہمی کے لئے اجازت حاصل کر لی گئی ہے۔

دار الرحمت وسطی کے جو احباب ربوہ سے باہر رہتے ہیں وہ براہ نوازش اپنے اپنے چندہ کی رقوم خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں بمد چندہ تعمیر مسجد دار الرحمت وسطی ارسال فرمائیں اور خاکسار کو بذریعہ چٹھی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

(محمد شفیع صدر محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ)

---

## درخواست دعا

میرے بھائی شمس الحق صاحب تاحال تنفس کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں اور بہت تکلیف میں ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں جلد شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (شیخ) نور الحق ربوہ

---

**دعائے مغفرت**:۔ خاکسار کے ماموں جان مکرم شیخ غلام علی صاحب چک ۹۹ شمالی عالم شباب میں یکم نومبر بروز بدھ شب کے بارہ ۱۲ بجے اپنے حقیقی رب سے جا ملے انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑیں۔ بڑا بیٹا گیارہ سال کا ہے۔ بزرگان سلسلہ مرحوم کی مغفرت، بلندی درجات اور پسماندگان کیلئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں (محمد رفیق ضیاء زعیم حلقہ محمد نگر۔ لاہور)

# مارٹن کلارک والے تاریخی مقدمہ کے متعلق بعض اہم واقعاتی شہادتیں

از مکرم ضیاء الدین احمد صاحب قریشی ۔ ایڈووکیٹ ہائیکورٹ لاہور

عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ مارٹن کلارک نے جو مقدمہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف کیا تھا۔ اس میں مارٹن کلارک مستغیث تھا اور اس کو ہندو مسلمانوں کا تعاون بھی حاصل تھا۔ مگر تحقیقات سے پتہ لگا ہے کہ اس وقت کا انگریز گورنر سر ولیم ینگ Sir William Yang اور گورنر کا محکمہ قانون Legal Remenubrenea بھی اس میں گہری دلچسپی رکھتے تھے۔

۱۹۳۶ء میں حضرت مولوی شیر علی صاحب مرحوم اور محترم مولانا عبد الرحیم صاحب درد مرحوم اور مولانا جلال الدین صاحب شمس مسجد لنڈن میں مقیم تھے۔ ان بزرگان نے جناب ڈگلس صاحب کی دعوت کی۔ اپنی تقریر میں ڈگلس صاحب نے مارٹن کلارک والے مقدمہ کے حالات سنائے اور جب حضرت مولوی شیر علی صاحب سے گفتگو ہوئی تو جناب ڈگلس صاحب نے اسباب کا انکشاف فرمایا کہ مارٹن کلارک والے مقدمہ میں اس وقت کے انگریز گورنر سر ولیم ینگ اور گورنر کے محکمہ قانون کا بھی ہاتھ تھا۔

ڈگلس صاحب کے اس انکشاف کی نسبت حضرت مولوی شیر علی صاحب کی روایت اور مولانا جلال الدین صاحب کی رپورٹ احمدیوں کے لئے تو یقیناً معتبر اور قابل قبول ہے۔ مگر دوسروں کو قائل کرنے کے لئے واقعاتی ثبوت اور ریکارڈ کی ضرورت تھی۔ اس سلسلے میں یہ سطور لکھی جاتی ہیں۔

## پس منظر

میں نے سوچا کہ آخر اور بھی تو بہت سے مقدمات ہوتے ہیں۔ مارٹن کلارک والے مقدمہ میں کیا خاص بات تھی کہ گورنمنٹ کو اس سے اتنی گہری دلچسپی پیدا ہو گئی۔ دوسرے مقدمات سے گورنمنٹ نے کسی دلچسپی کا اظہار نہ کیا۔ اس لئے پس منظر کی تحقیقات کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اور میں نے تحقیقات شروع کر دی اور میں نے اس مقدمہ کی بنیادی وجہ کو معلوم کرنے کی کوشش کی۔ دراصل حضور کی عیسائیوں کی طرف سے مخالفت تو ۱۸۹۳ء سے ہی شروع ہو گئی تھی۔ کیونکہ ۱۸۹۳ء میں عیسائیوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ ایک زبردست مباحثہ کیا تھا۔ جس میں عیسائیوں کے سب سے بڑے مشنری اور لیڈر ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک اور عبد اللہ آتھم شامل تھے۔ یہ مباحثہ ۱۲ دن تک جاری رہا اور عیسائیوں کو بُری طرح شکست ہوئی تھی۔ اس مباحثہ کا مفصل حال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب "جنگ مقدس" میں درج فرمایا ہے۔ اور عیسائیوں کی مستند تاریخی کتاب C.M.S. MISSIONS in The Punjab (1904) میں بھی اس کا ذکر ہے۔

اس کے علاوہ ۱۸۹۳ء ہی وہ سال ہے جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے عبد اللہ آتھم کی موت کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ اس لئے عیسائیوں کے جذبہ انتقام کی آگ ان کے سینوں میں ۱۸۹۳ء سے ہی بھڑک رہی تھی۔ (ملاحظہ ہو بیان ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک اور ڈگلس صاحب)

## قرائن کی شہادت

سب سے پہلے میں قرائن کی شہادت کو لیتا ہوں۔ عیسائی پادریوں کا اس زمانہ میں بہت زور تھا اور گورنمنٹ میں بھی اُن کو بہت اثر و رسوخ حاصل تھا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وہ ۱۸۹۷ء تک ۴ سال خاموش بیٹھے رہے اور کیوں اتنے سال تک کوئی انتقامی کارروائی نہ کی۔ قدرتی طور پر میرا ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ اس زمانہ کے گورنروں کے حالات معلوم کئے جاویں۔ چنانچہ پرانا ریکارڈ دیکھنے سے پتہ لگا کہ ۱۸۹۲ء سے ۱۸۹۷ء تک جو پنجاب کے گورنر صاحب تھے ان کا نام سر ڈینس فٹس پیٹرک (Sir Dennis Fitzpatrick) تھا ان کے بعد ۱۸۹۷ء سے ۱۹۰۲ء تک جو گورنر صاحب تھے۔ ان کا نام سر ولیم میک ورتھ ینگ (Sir William Mackworth Young) تھا۔ مگر ان دونوں گورنر صاحبان کی نسبت یہ پتہ نہ لگتا تھا کہ وہ عیسائیوں کے کس کس فرقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ اس لئے میں نے ایک عیسائی بیرسٹر دوست مسٹر پی سی ڈیوڈ (Mr. P.C. David) سے دریافت کیا۔ ڈیوڈ صاحب بڑے سینئر بیرسٹر ہیں عمر تقریباً ۸۵ سال ہے۔ اور ہائیکورٹ میں پریکٹس کرتے ہیں۔ صحت بھی اچھی ہے اور رومن کیتھولک فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ سر Sir Fitzpatrick صاحب تو رومن کیتھولک تھے۔ اور آئرش یعنی آئرلینڈ کے باشندے تھے اور اس کے برعکس سر ولیم ینگ (Sir William Young) صاحب چرچ مشن کے سرگرم ممبر تھے اس بات کے سنتے ہی میری ذہنی کشمکش ختم ہو گئی۔ اور میں سمجھ گیا کہ فٹس پیٹرک صاحب کے زمانہ میں اس لئے مقدمہ نہ ہوا کہ وہ رومن کیتھولک تھے اور آئرش بھی۔ اور ان لوگوں کی جو مخالفت چرچ مشن والوں سے ہے۔ اس کو دُنیا جانتی ہے۔ تاریخ گواہ ہے۔ ثبوت کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ مارٹن کلارک والے فرقہ سے کوئی ہمدردی نہ رکھتے تھے۔ مگر جونہی سر فٹس پیٹرک صاحب ۱۳ر مارچ ۱۸۹۷ء میں تبدیل ہوئے اور ان کے بعد ولیم ینگ صاحب نے چارج لیا تو مارٹن کلارک صاحب کا مقدمہ شروع ہو گیا۔

یہ اس مقدمہ کے شروع ہونے کی نسبت قرائن کی شہادت ہے اور یہ ایک ایسا ثبوت ہے جس کی تردید نہیں ہو سکتی۔ مشہور مثل ہے کہ انسان جھوٹ بول سکتے ہیں۔ مگر واقعات جھوٹ نہیں بولا کرتے۔

## دوسرا واقعہ

دوسری واقعاتی شہادت گورنمنٹ کی دلچسپی کو ثابت کرنے کے لئے حضرت شیخ نیاز محمد صاحب مرحوم کا بیان ہے۔ ۱۵/۵/۴۹ کو حضرت شیخ صاحب نے خاکسار کو بتایا کہ ان کے والد میاں محمد بخش صاحب ڈپٹی انسپکٹر پولیس بٹالہ نے ان کو بتایا تھا کہ ڈگلس صاحب نے تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عزت سے بری کر دیا تھا مگر چند ماہ بعد ہی پادریوں کا ایک وفد ینگ صاحب گورنر کے پاس گیا اور کہا کہ (حضرت) مرزا صاحب ہمارے خداوند یسوع کی توہین کرتے ہیں اور عیسائیت کے شدید مخالف ہیں۔ ہم نے ایک کیس کیا تھا جس میں ہندو مسلمان بھی شامل تھے مگر ڈگلس صاحب نے مرزا صاحب کو بری کر دیا اور عبد الحمید گواہ (جس کے متضاد بیانات تھے) کے خلاف بھی کوئی کارروائی نہ کی۔ اس پر ولیم ینگ گورنر صاحب نے گورنمنٹ کے محکمہ قانون Legal Rimembrence کو حکم دیا کہ مارٹن کلارک والے مقدمہ کی مسل دیکھی جاوے اور اگر کوئی کیس چل سکے تو چلایا جاوے نیت دراصل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف دوبارہ مقدمہ چلانے کی تھی۔

(باقی)

## درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بھائی منیر احمد صاحب عرصہ سے پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت ان کے لئے دعا فرماویں۔ نیز میرے بھائی عبد السمیع کی بیوی اور بچے کویت میں بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی کامل صحت کے لئے دعا فرماویں۔ (عبد الرشید خالد بازار کلاں چنیوٹ)

۲۔ عرصہ سے میری اہلیہ کو بلڈ پریشر کی تکلیف ہے۔ اب کچھ دنوں سے پتّہ میں درد کی تکلیف بھی ہو جاتی ہے۔ میں خود بھی عرصہ سے ذیابیطس میں مبتلا ہوں جملہ بزرگوں اور بھائیوں سے عاجزانہ درخواست ہے کہ ہماری صحت یابی کے لئے دعا فرماویں۔

(خاکسار محمد شفیع ہیڈ کلرک ایچی سن کالج۔ لاہور)

۳۔ میرے والد صاحب تقریباً ایک ماہ سے بندش پیشاب کے عارضہ سے بیمار ہیں۔ احباب صحت کامل کے لئے دعا فرمائیں۔ (تنویر احمد)

## دعائے مغفرت

۱۔ میرے تایا صاحب محترم مبارک علی خانصاحب جو کہ برادرم نور الحق خانصاحب افریقی کے والد محترم تھے مورخہ ۳۱ر اکتوبر کو ۲/۱ ۸ بجے شام ٹبورہ میں وفات پا کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ـــ آپ ۳۲ سال سے افریقہ میں مقیم تھے اور ۲/۱ ۱ ماہ سے دمہ بلڈ پریشر اور دل کے عارضہ کی تکلیف تھی۔ ٹبورہ میں اپنے داماد چوہدری عنایت اللہ صاحب مبلغ ٹبورہ کے پاس بغرض علاج مقیم تھے۔ احباب جماعت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور مرحوم کو اپنے مقام قرب میں جگہ دے آمین ثم آمین۔ (خاکسار عبد الرحمٰن خان ایجنٹ احمدیہ اخبارات کوئٹہ)

۲۔ آپا امۃ الحق صاحبہ بنت حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ ایک لمبی بیماری کے بعد مورخہ نومبر بروز بدھ بمقام سانگھڑ سندھ میں انتقال فرما گئیں وفات کے وقت عمر قریباً ۵۵ سال تھی احباب جماعت ان کی بلندی درجات کے لئے دعا فرماویں۔

پیر فضل الرحمان صدر جماعت احمدیہ۔ بیت الفضل۔ سانگھڑ (سندھ)

## چندہ وقف جدید - سال چہارم

مندرجہ ذیل احباب کرام نے سال چہارم کا چندہ بھجوا دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم عطا فرمائے اور خدمت دین کا زیادہ سے زیادہ موقعہ عطا فرمائے۔

قریشی عبدالحمید صاحب نیلا گنبد لاہور ۰۰—۱۰
امة الحفیظ صاحبہ پرانی انارکلی لاہور ۱۲—۷
عبدالجلیل صاحب چوبرجی لاہور ۰۰—۷
مولوی غلام حسین صاحب چک ۹۸ ضلع سرگودھا ۰۰—۷
کرامت اللہ صاحب " ۱۹—۱۲
چوہدری سردار خانصاحب پریذیڈنٹ سرمنگی ضلع گوجرانوالہ بلا تفصیل ۱۲—۶
احمدین صاحب فائدہ آباد ضلع سرگودھا " ۰۰—۲۰
ٹھیکیدار غلام حسین صاحب کریم نگر فارم سندھ ۰۰—۹
چوہدری عبدالغنی صاحب نصرت آباد اسٹیٹ (سندھ) ۰۰—۱۳
چوہدری بشیر احمد صاحب " " ۰۰—۸
" لطیف احمد صاحب " " ۰۰—۸
" سعید احمد صاحب " " ۰۰—۸
" منور احمد صاحب چک ۲۶ ضلع گجرات ۰۰—۱۱
مکرم غلام احمد صاحب مظفر گڑھ شہر ۱۹—۶
مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ " " ۱۹—۶
مکرم ڈاکٹر غیور احمد صاحب " " ۰۰—۹
" چوہدری نور احمد صاحب " " ۰۰—۹
" قاضی شریف احمد صاحب سیکرٹری مال کوئٹہ (بلا تفصیل) ۰۰—۱۳۲
" محمد انور صاحب ٹی آئی کالج ربوہ ۰۰—۷
" سید اماں بشیر صاحب " " ۰۰—۸
" محمد اسلم صاحب II ایر " " ۰۰—۷

اے اے خانصاحب سیکرٹری مال انجمن احمدیہ چٹاگانگ بلا تفصیل ۵۰—۸
خواجہ رشید صاحب محمد نگر لاہور ۵۰—۶
مستری محمد حسین صاحب " " ۵۰—۶
سعید احمد صاحب " " ۵۰—۶
مکرم مسعود احمد صاحب نائب ایڈیٹر الفضل ربوہ ۱۹—۶
" سید محمود شاہ صاحب واہ کینٹ ۰۰—۷
جماعت احمدیہ دھیر کے کلاں ضلع گجرات بذریعہ چوہدری منیر احمد صاحب بلا تفصیل ۰۰—۲۸
چوہدری محمد یوسف صاحب ڈاور ضلع جھنگ ۲۵—۶
مکرم بشارت احمد صاحب محلہ دارالرحمت غربی ۲۵—۷
ناصرات الاحمدیہ شہر سیالکوٹ ۵۰—۶
فضل الرحمٰن صاحب بھیرہ ۔ ضلع سرگودھا ۲۵—۶
حوالدار رحمت علی صاحب احمد نگر ضلع جھنگ ۲۱—۶
مستری دین محمد صاحب " " ۰۲—۶
چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب معہ پسران " " ۰۲—۱۲
جماعت احمدیہ کراچی ۰۶—۲۳
" " از لجنہ اماء اللہ کراچی ۲۵—۱۶
چوہدری خان محمد صاحب ڈاور ضلع جھنگ ۲۵—۶
محمد انور صاحب بی ٹی آئی کالج ربوہ ۰۰—

(ناظم مال وقف جدید)

## ربوہ کے خدام کے لئے ضروری اطلاع

خدام الاحمدیہ ربوہ کے تمام اراکین نوٹ کرلیں کہ شعبہ تعلیم کے تحت ایک سہ ماہی پروگرام مرتب کیا گیا ہے۔ جو درج ذیل کیا جاتا ہے۔ فروری کے پہلے ہفتہ میں اس نصاب کا امتحان ہوگا۔ اول اور دوم پوزیشن حاصل کرنے والے خدام کو انعامات دیئے جائیں گے۔ خدام ابھی سے تیاری شروع کردیں۔

(۱) قرآن کریم :- ترجمہ سورۃ مریم۔
(۲) حدیث :- (۱) احادیث الاخلاق (۲) چالیس جواہر پارے۔ حدیث کی تعریف۔ سنت اور حدیث میں فرق۔ حدیث کی افادیت۔
(۳) کلام :- جماعت احمدیہ کے عقائد۔ وفات مسیح از روئے قرآن کریم صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔
(۴) عیسائیت :- عیسائیت کا تعارف۔ رد تثلیث اور رد کفارہ کے بارہ میں سرسری معلومات

نوٹ :- شعبہ تعلیم کے تحت ماہانہ امتحانات حسب سابق جاری رہیں گے۔ اس ماہ کے لئے یہ نصاب ہوگا

۱ :- ترجمہ چوتھا پارہ نصف اوّل۔
۲ :- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کتاب "قبولیت دعا کے طریق" خدام اس کا مطالعہ کریں۔ یکم دسمبر بعد جمعہ مسجد مبارک میں اس کا امتحان ہوگا۔ قلم دوات ساتھ لائیں۔

(نائب مہتمم تعلیم (مقامی))

## درخواست دعا

خاکسار عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ کمزوری بہت ہے اور پریشانی کا عالم ہے۔ نیز میری بڑی لڑکی سردار بیگم سردرد (مرض سیل پڑا ہے) سے عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔ اگر کوئی صاحب سر کے سیلوں کا مجرب نسخہ جانتے ہوں تو تحریر فرمائیں۔ (منشی عبداللہ محمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص وارڈ کورس نمبر ۱۲ ضلع تھرپارکر)

## ادائیگی چندہ وقف جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے احباب

مکرم سید مسعود احمد شاہ صاحب بخاری ملتان روڈ لاہور اُن بزرگوں میں سے ہیں جنہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے سال اوّل سے مندرجہ ذیل رقوم وقف جدید کو عطا کی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی مالی قربانی قبول فرمائے۔ اور دینی و دنیاوی ترقی اور خوشحالی عطا فرماوے۔ آمین۔

| | سال اوّل | سال دوم | سال سوم |
|---|---|---|---|
| منجانب حضرت نبی کریم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلّم | ۰ — ۶ | ۶ — ۶ | ۱۲ — ۶ |
| " حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام | ۰ — ۶ | ۶ — ۶ | ۱۲ — ۶ |
| " حضرت سید احمد حسن صاحب مرحوم (ناناجان) | ۰ — ۶ | ۶ — ۶ | ۱۲ — ۶ |
| " سید غلام حسین صاحب مرحوم (والد صاحب) | ۰ — ۶ | ۶ — ۶ | ۱۲ — ۶ |
| " میر مرید احمد خان صاحب تالپور (خسر صاحب) | ۰ — ۶ | ۶ — ۶ | ۱۲ — ۶ |
| " لفٹننٹ سید مقصود احمد شاہ بخاری مرحوم (برادر) | ۰ — ۶ | ۶ — ۶ | ۱۲ — ۶ |
| " سعیدہ بخاری صاحبہ (اہلیہ صاحبہ) | ۰ — ۶ | ۶ — ۶ | ۱۲ — ۶ |
| " سید منصور وقار صاحب (پسر) | ۰ — ۶ | ۶ — ۶ | ۱۲ — ۶ |
| " تنویر وقار صاحب " | ۰ — ۶ | ۶ — ۶ | ۱۲ — ۶ |
| " نیر وقار صاحب " | ۰ — ۶ | ۶ — ۶ | ۱۲ — ۶ |
| " سیدہ خدیجہ بانو بخاری (دختر) | ۰ — ۶ | ۶ — ۶ | ۱۲ — ۶ |
| " " عائشہ " " | ۰ — ۶ | ۶ — ۶ | ۱۲ — ۶ |
| خود شاہ صاحب مکرم | ۰ — ۶ | ۶ — ۶ | ۱۲ — ۶ |
| میزان : | ۰ — ۷۸ | ۷۸ — ۷۸ | ۵۶ — ۷۹ |
| | | " ۳۴ — ۳۶ | |

شاہ صاحب نے ثواب حاصل کرنے کے لئے مختلف بزرگوں کے نام پر اپنی طرف سے چندہ ادا فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ شاہ صاحب کو جزائے خیر عطا فرماوے اور مالی قربانی میں آگے بڑھنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین ——— سال چہارم کا حساب بعد میں شائع کیا جائے گا۔

(ناظم مال وقف جدید)

## وقفِ جدید اور حضرت مسیح موعود کا پاک کلام

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ "اب میں یہ بھی ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ اس موقعہ پر ہماری جماعت نے دو قسم کی مروت اور ہمت دکھائی ہے ایک تو یہ گروہ ہے جنہوں نے سفر اختیار کیا ہے اور اپنے آپ کو سفر کے خطرات میں ڈالا ہے اور ان مصائب اور شدائد کے برداشت کرنے کو طیار ہوگئے ہیں جو اس راہ میں انہیں پیش آئینگی۔ دوسرا وہ گروہ ہے جنہوں نے میری دینی اغراض و مقاصد میں ہمیشہ دل کھول کر چندے دئے ہیں۔ میں کچھ ضرورت نہیں سمجھتا کہ تفصیل کردوں کیونکہ ہر شخص کم و بیش اپنی استطاعت اور مقدرت کے موافق حصہ لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ وہ کس اخلاص اور وفاداری سے ان چندوں میں شریک ہوتے ہیں۔ میں یہ خوب جانتا ہوں کہ ہماری جماعت نے وہ صدق اور وفا دکھایا ہے جو صحابہ کرام علیہم دکھاتے تھے۔"

آگے حضور فرماتے ہیں :- "کہ اگر کوئی شخص اس غرض کے لئے چندہ دیتا ہے یا ہماری دینی ضروریات میں شریک ہوتا ہے کہ اس کا نام شائع کیا جائے تو یقیناً سمجھو کہ وہ دنیا کی شہرت اور نام و نمود کا خواہشمند ہے۔ لیکن جو شخص محض اللہ تعالیٰ کے لئے اس راہ میں قدم رکھتا ہے اور خدمت دین کے لئے کمربستہ ہوتا ہے اس کو اس بات کی کچھ بھی پرواہ نہیں ہوتی۔ دنیا کے نام کچھ حقیقت اور اثر اپنے اندر نہیں رکھتے ہیں۔ نام وہی بہتر ہوتے ہیں۔ جو آسمان پر لکھے جاویں۔" (ملفوظات جلد اوّل ۳۴۳)

حضور کے ارشادات کے ماتحت کس قدر خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو خدمت دین کے لئے تن من دھن سے اپنے اخلاص کا ثبوت دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو دین کی راہ میں زیادہ سے زیادہ خدمات کا موقع عطا کرے۔ آمین

(ناظم مال وقف جدید)

# نوٹس

نوٹس:- عوام کی اطلاع کیلئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ لاہور ڈویژن میں ریل کاریں ۱۵ نومبر ۱۹۶۱ء سے درج ذیل نظام الاوقات کے مطابق چلا کریں گی۔

## لاہور جلو سیکشن

| سٹیشن | ایل جے ۲ ڈاؤن | ایل جے ۴ ڈاؤن | ایل جے ۶ ڈاؤن | ایل جے ۸ ڈاؤن | ایل ڈبلیو ۱۰ ڈاؤن | ایل جے ۱۲ ڈاؤن | ایل جے ۱۴ ڈاؤن | ایل جے ۱۶ ڈاؤن | ایل ڈبلیو ۱۸ ڈاؤن | ایل جے ۲۰ ڈاؤن | ایل جے ۲۲ ڈاؤن | ایل جے ۲۴ ڈاؤن | ایل جے ۲۶ ڈاؤن | ایل جے ۲۸ ڈاؤن |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| لاہور روانگی | 5—15 | 6—20 | 7—0 | 7—40 | 8—55 | 11—5 | 12—30 | 13—45 | 15—15 | 15—45 | 17—00 | 18—10 | 19—30 | 20—30 |
| جلو آمد | 5—40 | 6—45 | 7—30 | 8—08 | 9—21 | 11—30 | 12—58 | 14—16 | 15—40 | 16—15 | 17—30 | 18—40 | 19—55 | 20—57 |
| جلو روانگی | — | — | — | — | 9—23 | — | — | — | 15—30 | — | — | — | — | — |
| واہگہ آمد | — | — | — | — | 9—31 | — | — | — | 15—50 | — | — | — | — | — |

## جلو لاہور سیکشن

| سٹیشن | جے ایل ۱-اپ | جے ایل ۳-اپ | جے ایل ۵-اپ | جے ایل ۷-اپ | ڈبلیو ایل ۹-اپ | جے ایل ۱۱-اپ | جے ایل ۱۳-اپ | جے ایل ۱۵-اپ | ڈبلیو ایل ۱۷-اپ | جے ایل ۱۹-اپ | جے ایل ۲۱-اپ | جے ایل ۲۳-اپ | جے ایل ۲۵-اپ | جے ایل ۲۷-اپ |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| واہگہ آمد | — | — | — | — | — | — | — | — | — | — | — | — | — | — |
| واہگہ روانگی | | | | | 9—36 | | | | 15—55 | | | | | |
| جلو آمد | | | | | 9—45 | | | | 16—2 | — | — | — | — | — |
| جلو روانگی | 5—50 | 6—50 | 7—40 | 8—15 | 9—48 | 11—35 | 13—05 | 14—30 | 16—05 | 16—25 | 17—35 | 18—50 | 20—00 | 21—05 |
| لاہور آمد | 6—15 | 7—15 | [illegible]—10 | 8—48 | 10—20 | 12—04 | 13—35 | 15—05 | 16—30 | 16—55 | 17—05 | 19—20 | 20—25 | 21—35 |

## لاہور شاہدرہ، لاہور سیکشن

| سٹیشن | ایل ایس ۱-اپ آمد | ایل ایس ۱-اپ روانگی | ایل ایم ۱-اپ آمد | ایل ایم ۱-اپ روانگی | ایس ایل ۲ ڈاؤن آمد | ایس ایل ۲ ڈاؤن روانگی | ایم ایل ۲ ڈاؤن آمد | ایم ایل ۲ ڈاؤن روانگی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| لاہور | — | 7-40 | — | 15-25 | 8-50 | — | 17-25 | — |
| شاہدرہ باغ | 7-52 | — | 15-37 | 15-39 | — | 8-35 | 17-06 | [illegible]7-09 |
| مریدکے | — | — | 16-05 | — | — | — | — | [illegible]6-42 |

## لاہور، جھنگ جھمرہ، سرگودھا سیکشن

| سٹیشن | آرسی ۱۳-اپ/۱۲ ڈاؤن/۱۳-اپ آمد | آرسی ۱۳-اپ/۱۲ ڈاؤن/۱۳-اپ روانگی | آرسی ۱۴ ڈاؤن/۱۱-اپ/۱۴ ڈاؤن آمد | آرسی ۱۴ ڈاؤن/۱۱-اپ/۱۴ ڈاؤن روانگی |
|---|---|---|---|---|
| لاہور | — | 15-45 | 10-05 | — |
| چک جھمرہ | 17-54 | 18-19 | 7-43 | 7-58 |
| سرگودھا | 20-30 | | — | 5-40 |

## لاہور، قصور، کھڈیاں خاص سیکشن

| سٹیشن | ایل کے ۲ ڈاؤن آمد | ایل کے ۲ ڈاؤن روانگی | کے ایل ۱-اپ آمد | کے ایل ۱-اپ روانگی | ایل کے ۴ ڈاؤن آمد | ایل کے ۴ ڈاؤن روانگی | کے ایل ۳ اپ آمد | کے ایل ۳ اپ روانگی | ایل کے ۶ ڈاؤن آمد | ایل کے ۶ ڈاؤن روانگی | کے ایل ۵ اپ آمد | کے ایل ۵ اپ روانگی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| لاہور | — | 10-15 | 14-25 | — | — | 15-0 | 20-55 | — | — | 18-50 | 9-00 | — |
| قصور | 12-15 | — | — | 12-25 | 17-23 | 17-23 | 18-37 | 18-42 | 21-00 | — | — | 7-10 |
| کھڈیاں خاص | — | — | — | — | 18-0 | — | — | 18-05 | — | — | — | — |

## لاہور - لائل پور سیکشن

| سٹیشن | آرسی ۱۵-اپ/آرسی ۸ ڈاؤن آمد | آرسی ۱۵-اپ/آرسی ۸ ڈاؤن روانگی | ایل سی ۱-اپ آمد | ایل سی ۱-اپ روانگی | آرسی ۲۳-اپ/آرسی ۲۶ ڈاؤن آمد | آرسی ۲۳-اپ/آرسی ۲۶ ڈاؤن روانگی | آرسی ۱۷-اپ/آرسی ۱۶ ڈاؤن آمد | آرسی ۱۷-اپ/آرسی ۱۶ ڈاؤن روانگی | سی ایل ۲ ڈاؤن آمد | سی ایل ۲ ڈاؤن روانگی | آرسی ۲۵-اپ/آرسی ۲۴ ڈاؤن آمد | آرسی ۲۵-اپ/آرسی ۲۴ ڈاؤن روانگی |
|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|---|
| لاہور | — | 13-50 | — | 3-15 | — | 7-0 | 22-[illegible] | — | 7-20 | — | 19-20 | — |
| چوہڑکانہ | 15-6 | 15-14 | 4-30 | — | 8-25 | 8-28 | 21-[illegible] | 21-7 | — | 5-50 | 17-36 | 17-43 |
| لائلپور | 17-20 | — | — | — | 11-15 | — | — | 19-35 | — | — | — | 15-25 |

## لاہور تاندلیانوالہ سیکشن

| سٹیشن | ایل ٹی ۱-اپ آمد | ایل ٹی ۱-اپ روانگی | ایل ٹی ۲ ڈاؤن آمد | ایل ٹی ۲ ڈاؤن روانگی |
|---|---|---|---|---|
| لاہور | — | — | 11-15 | — |
| تاندلیانوالہ | 23-0 | 18-55 | — | 6-45 |

## لاہور، نارووال، سیالکوٹ اور وزیر آباد سیکشن کے درمیان ریل کار کے اوقات

| سٹیشن | آرسی ۱۹-اپ/آرسی ۲۲ ڈاؤن آمد | آرسی ۱۹-اپ/آرسی ۲۲ ڈاؤن روانگی | آرسی ۲۱-اپ/آرسی ۲۰ ڈاؤن آمد | آرسی ۲۱-اپ/آرسی ۲۰ ڈاؤن روانگی |
|---|---|---|---|---|
| لاہور | — | 6-20 | 14-35 | — |
| نارووال | 8-10 | 8-15 | 12-42 | 12-47 |
| سیالکوٹ | 9-34 | 9-38 | 11-19 | 11-23 |
| وزیر آباد | 10-20 | — | — | 10-25 |

# رنگون کے قریب مسلمانوں کے خلاف فسادات نے نازک صورت اختیار کر لی

## دو مسجدیں نذر آتش، چار مسلمان ہلاک۔ مسلمانوں کے گھر لوٹ لئے

رنگون ۱۵ نومبر یہاں سے کوئی سات میل دور واقع اوکالاپا کے مقام پر کل رات مسلمانوں کے خلاف فسادات میں چار افراد ہلاک اور کم از کم بیس شدید زخمی ہوئے۔ بیس بودھ بھکشوؤں کی قیادت میں کئی ہزار افراد نے دو مسجدوں کو نذر آتش کر دیا۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ افراد چاقوؤں، ڈنڈوں اور خالی بوتلوں سے مسلح تھے۔ پولیس نے مداخلت کی تو انہوں نے پولیس کی پارٹی پر حملہ کر دیا۔ پولیس نے اپنی جان بچانے کے لئے فائرنگ کی جس سے دو افراد ہلاک ہوئے۔ باقی دو افراد مشتعل غیر مسلموں کے مسلمانوں پر حملہ کے دوران ہلاک ہوئے۔ ہلاک ہونے والے مسلمان تھے۔ فسادات کے بعد بیس شدید زخمی افراد کو ہسپتال داخل کر دیا گیا ہے۔ بے شمار زخمیوں کو ان کے احباب وغیرہ اٹھا کر لے گئے۔

اوکالاپا کے مقام پر زیر تعمیر مسجد کی جگہ گذشتہ دو ہفتوں سے بودھ بھکشو دھرنا مارے بیٹھے ہیں۔ یہ بھکشو اس مقام پر مسجد کی تعمیر کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں حکام کی جانب سے ان بھکشوؤں کو پرامن طریقہ سے وہاں سے ہٹانے کی تمام تر کوششیں بے سود ثابت ہوئی ہیں۔ کل رات اوکالاپا میں ایک مسجد کو آگ لگنے کے فوراً ہی بعد شہر بھر میں مسلمانوں کے خلاف زبردست فسادات شروع ہو گئے۔ اس شہر میں بودھ اور مسلمان ساتھ ساتھ آباد ہیں۔ ان فسادات میں نواحی دیہات کے کئی ہزار بودھوں نے بھی حصہ لیا۔

بتایا جاتا ہے کہ پولیس کو اپنی جان بچانے کے لئے ہجوم پر کئی بار فائرنگ کی۔ پولیس نے ۷۶ بھکشوؤں اور پانچ سو دیگر افراد کو گرفتار کر لیا ہے۔

رائٹر نے رنگون سے اطلاع دی ہے کہ پولیس نے مسلمانوں پر حملے کرنے والے بودھوں کے ہجوم کو پہلے آنسو گیس پھینک کر منتشر کرنے کی کوشش کی۔ بتایا جاتا ہے کہ مسجد کے قریب کئی مکانوں کو لوٹ لیا گیا ہے۔

# جنوبی افریقہ کے خلاف اقتصادی بندشوں اور سفارتی تعلقات ختم کرنیکی سفارش

## "حفاظتی کونسل جنوبی افریقہ کو اقوام متحدہ سے نکالنے پر غور کرے" جنرل اسمبلی کی سیاسی کمیٹی کی قرارداد

اقوام متحدہ۔ (نیویارک) ۱۵ نومبر۔ خاص سیاسی کمیٹی نے کل رات اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی سے سفارش کی کہ جنوبی افریقہ کے خلاف سیاسی اور اقتصادی بندشیں عاید کی جائیں کمیٹی نے سلامتی کونسل سے یہ بھی کہا ہے کہ وہ جنوبی افریقہ کو اقوام متحدہ سے نکالنے کے بارے میں غور کرے۔

سیاسی کمیٹی نے یہ سفارشات ۳۱ ملکوں کی جانب سے پیش کردہ ایک قرارداد منظور کرتے ہوئے کی ہیں۔ قرارداد پیش کرنے والوں میں پاکستان بھی شامل ہے اور اس میں روس نے نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ اس قرارداد پر گذشتہ تین ہفتوں سے بحث ہو رہی تھی۔ کمیٹی نے ایک قرارداد منظور کی جس میں کہا گیا ہے کہ جنوبی افریقہ کی حکومت جن پالیسیوں پر چلتی ہے وہ اقوام متحدہ کی رکنیت کی شان کے خلاف ہیں۔ اس قرارداد کے حق میں اسی ووٹ آئے کمیٹی نے ایک اور قرارداد منظور کی جس میں جنرل اسمبلی سے یہ اعلان کرنے کیلئے کہا گیا ہے کہ جنوبی افریقہ کی حکومت کی نسلی امتیاز کی پالیسی عوام اور افراد کی عزت اور وقار کے منافی ہے۔ اس قرارداد کی حمایت میں ایک سو اور مخالفت میں صرف ایک ووٹ آیا۔ مخالفت میں ووٹ جنوبی افریقہ کا تھا۔ دو ملکوں نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔ کمیٹی نے قرارداد کے ایک پیراگراف میں سلامتی کونسل کی توجہ منشور کی دفعہ ۶ کی جانب دلوائی ہے اور کہا ہے کہ وہ جنوبی افریقہ کو اقوام متحدہ سے نکالنے کے بارے میں غور کرے اسکی حمایت میں ۵۱ اور مخالفت میں ۳۶ ووٹ آئے۔ بائیس ملکوں نے رائے شماری میں حصہ نہیں لیا۔

کمیٹی نے جنرل اسمبلی کو اس امر کی بھی سفارش کی ہے کہ جنوبی افریقہ کے خلاف اقتصادی اور سیاسی پابندیاں عاید کی جائیں اقوام متحدہ کے رکن ممالک جنوبی افریقہ سے سفارتی تعلقات توڑ لیں۔

# آج لندن میں منگلا بند کی تعمیر کیلئے ٹنڈر کھولے جائیں گے

## سال رواں کے آخر تک ٹھیکہ دیدیا جائیگا تعمیر پر دو ارب چالیس کروڑ روپیہ لاگت آئیگی

لاہور ۱۶۔ نومبر۔ منگلا بند کی تعمیر کے سلسلہ میں دو ارب چالیس کروڑ روپیہ کا ٹنڈر آج لندن کے کاکسٹن ہال میں شام پانچ بجے (مغربی پاکستان وقت) عوام کے سامنے کھولا جائے گا۔ رقم کے لحاظ سے یہ دنیا کا سب سے بڑا واحد ٹنڈر ہے۔

یہ ٹنڈر یکم جون سے جاری کیا گیا تھا اس میں ذخیرہ آب تین لاکھ کلوواٹ کے بجلی گھر اسکے سپل ویز اور پانچ بڑی سرنگوں کی تعمیر شامل ہے۔ بند کی تعمیر کے لئے چار مشترکہ اداروں نے ٹنڈر داخل کئے ہیں۔ ان اداروں میں بین الاقوامی شہرت رکھنے والی کمپنیاں شامل ہیں۔ ٹنڈر داخل کرنے سے پیشتر فرموں کے نمائندوں نے بند کی تعمیر کے مقام کا دورہ کیا اور مختلف اخراجات کا اندازہ لگایا۔ کئی نکات کی وضاحت کے لئے واپڈا کے چیئرمین مسٹر غلام اسحٰق گزشتہ ستمبر میں لندن گئے تھے لندن میں ٹنڈر کھولے جانے کے فوراً بعد یہ اعلان کر دیا جائے گا کہ کس فرم نے کم سے کم مالیت کا ٹنڈر داخل کیا ہے ٹھیکہ ٭

٭ سال رواں کے آخر میں دیا جائے گا خیال ہے کہ جس فرم کو ٹھیکہ دیا جائے گا۔ وہ بند کی تعمیر کے مقام پر آئندہ فروری تک سامان پہنچا دے گی۔ اور فوراً ہی انجنیئروں اور مزدوروں کو ۶۶ کے تے مکان تعمیر کرنا شروع کر دے گی۔ اسکے بعد سرنگیں تعمیر کی جائیں گی۔ تعمیر مکمل ہونے کے بعد بند کی اونچائی تین سو ستر فٹ اور لمبائی گیارہ ہزار فٹ ہو گی۔ بند کو مزید پچاس فٹ اونچا کیا جائے گا۔



## درخواست دعا

میری اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ بلڈ پریشر کی تکلیف ہے۔ کمزوری بھی ہو گئی ہے۔ احباب جماعت۔ صحابہ کرام و دیگر بزرگان کی خدمت میں نہایت عاجزانہ درخواست ہے کہ میری بیوی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے واسطے دعا فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

خاکسار محمد بشیر احمد
پٹرول ڈیلر جھنگ صدر



رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۸۴